ہے اور اس میں جو مخاصمت پیدا ہو رہی ہے وہ بہت حد تک کم ہو جائے گی۔ (شذرات ص۴)

میری معلومات کے مطابق شاید کسی بھی سنی مذہبی رسالہ نے اس پر مضبوط گرفت پہلے بھی نہیں کی اور نہ ہی اب مذکورہ بالا عبارت کا انہوں نے کچھ نوٹس لیا۔ ہاں البتہ ہفت روزہ "ترجمان اسلام" میں "مولانا زاہد گکھڑوی" صاحب نے اس کا نوٹس لیا اور اس کا فریب آشکارا کیا۔ کیا آپ کی نظر سے مئی ۱۹۶۸ء کا "الرحیم" نہیں گزرا۔ اگر نہیں گزرا تو اب بھی اس تحریر کا مکمل تعاقب اور محاسبہ کرکے اس ادارہ کی در پردہ فریب کاریوں اور سحر اندازیوں کی قلعی کھولی جا سکتی ہے۔ شروع ہی سے میری اس ناقص عقل و فہم کو یہی اندازہ تھا کہ یہ ادارہ بھی "ادارۂ تحقیقات اسلامیہ" کے کرتا دھرتا "ڈاکٹر فضل الرحمان" کے متجددانہ فکر کی بنیاد پر ہی کام کر رہا ہے؛ بلکہ اسی ادارہ کا یہ بھی ایک شعبہ ہے۔

(جاوید احمد بقا۔ پشاور)

نقش آغاز یا خطرناک بم | گذشتہ دنوں ہمارے ایک دوست نے پہلی مرتبہ ماہنامہ "الحق" مجھ خاکسار کو مطالعہ کے لئے عنایت فرمایا۔ میری بدقسمتی سے آج سے پہلے مجھے پتہ ہی نہ تھا کہ "الحق" نامی کوئی دینی رسالہ بھی شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان ہے کہ مجھ ناچیز کی نظروں سے آپ کا بہت ہی مفید اور قیمتی رسالہ گذرا۔ یہ رسالہ مارچ ۱۹۶۸ء کا تھا۔ لیکن جونہی پہلے مضمون "نقش آغاز" کا مطالعہ کیا، میرے اوپر گویا آج کے دور کا سب سے خطرناک بم گرا اور میں یہ سوچنے لگا کہ آیا فاضل ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کیا حقیقت میں مسلمان ہو سکتے ہیں یا نہیں۔؟ ذہن میں اس وقت ایک حدیث کا مفہوم گونج رہا ہے کہ ایک شخص جس کا نام زندگی بھر دنیا کے اندر مسلمانوں کی فہرست میں رہا لیکن کل قیامت کے دن اس بدنصیب کا نام کافروں کی فہرست میں رہے گا۔ خدا نہ کرے کہ ڈاکٹر صاحب قرآن حکیم کی اس آیت شریفہ کے مصداق بن جائیں: ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ بلاشبہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے۔

میں یہ پڑھ کر انتہائی متفکر ہوا کہ اسلامی سلطنت پاکستان جیسے ملک میں ایک عہدیدار اتنی دلیری سے ایسی غیر اسلامی اور لادینی باتیں پیش کرے اور مسلمان خاموشی کے ساتھ پڑھ سن کر خاموش رہیں۔۔۔ ہم بھی مسلمان کیسے گئے گذرے سہی لیکن دین کے خلاف ایسی بیباک باتیں ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ کچھ سال پہلے قادیانیوں نے یہاں سر اٹھایا تھا لیکن اللہ